اس تمام صورت حال کو مدنظر رکھنے کے بعد اہم بات یہ ہے کہ مسلمان قوم کو اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کا سدِ باب کر لینی چاہیے، اس لیے کہ علم کی سچی تڑپ، لگن اور مستقل مزاجی سے ہی مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

تاریخ نے وہ وقت بھی دیکھا ہے جب جاپانی، گھوڑے کی نعل بنانا بھی نہیں جانتے تھے۔۱۸۷۰ء میں شہنشاہ میجی نے حلف اٹھایا اور دوسروں سے بھی یہ حلف لیا کہ علم جہاں بھی ہوگا اس سے فائدہ اٹھا کر جاپان کی تعمیر و ترقی کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ آج وہی جاپانی قوم لاکھوں ٹرانسسٹرز پر مشتمل ایسے سرکٹ تیار کر رہی ہے جو سوئی کے سرے پر موجود سوراخ سے گزارے جا سکتے ہیں۔ مسلمان قوم کو اب سب سے پہلے اپنی تعلیم پر توجہ دینی ہوگی تاکہ وہ اپنی عظمت رفتہ اور شان و شوکت پھر سے حاصل کر سکے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ جو قوم علم و ترقی کی قدر نہیں کرتی وہ ختم ہو کر قصہ پارینہ بن جاتی ہے۔

☆☆☆

مؤمن کا لہو

(جید علماء کرام کی مسلسل شہادت کے حوالے سے خصوصی کلام)

اثر جونپوری

کیوں چار طرف پھیلی ہوئی مشک کی بُو ہے ... ڈھونڈو کہ یقیناً کہیں مومن کا لہو ہے
دنیا کی ہر اِک چیز کی قیمت میں گرانی ... ارزاں ہے کوئی شئے تو مسلماں کا لہو ہے
مومن کو تو محبوب ہے مینائے شہادت ... کیا بادۂ گلفام ہے کیا کیفِ سبو ہے
اِک سر ہی نہیں وار کا شوقین ہے اب تو ... بے تاب شہادت کے لیے ہر بُنِ مو ہے
کیا مجھ کو خبر کارِ جہاں کی کہ یہاں اب ... میں ہوں مرا محبوب ہے اور عالمِ ہُو ہے
رکھ اپنے قدم مردِ مجاہد تو سنبھل کر ... کفار کی آنکھوں کا جو کانٹا ہے وہ تُو ہے
مومن کو کہیں خار بھی چبھ جائے تو دکھ ہو ... عالم میں جہاں بہتا ہے وہ میرا لہو ہے
وہ دھند کہ پہچاننا مشکل ہے بشر کو ... وہ غیر ہے، اپنا ہے، محبّ ہے، کہ عدو ہے
اب جلد پنپ اُٹھے گا ایمان کا پودا ... یہ مجھ کو یقیں ہے مری مٹی میں نمو ہے

میں زیرِ قدم کفر کے ناپاک عزائم
جب کہ اثرؔ شوقِ شہادت کا وضو ہے